

حضرت یوسف علیہ السلام

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنُ
اس قرآن کے ذریعہ جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ہم تم سے بہتر بہتر قصہ بیان کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اس قصہ کو احسن القصص کے نام سے یاد فرمایا ہے یہ شروع سے اخیر تک عجیب و
غریب بھی ہے اور اخلاق کی اعلیٰ باتوں سے مملو بھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام خدا کے برگزیدہ بندے
تھے اس لئے سب سے بڑا سبق عبودیت کا ملتا ہے اور صاف نظر آتا ہے کہ اللہ والے عبودیت کے دائرے
سے کوئی قدم باہر نہیں گھٹتے اور حقیقت بینک ایسا نہ کیا جائے روحانیت اور خدا پرستی کا دعویٰ بیچ ہے

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب | اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ اِلٰى اٰخِرِ كَوْعَدِ
حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا اور

اپنے والد بزرگوار حضرت یعقوب علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا کہ اے والد بزرگوار میں نے ایک خواب دیکھا،
کہ گیارہ تارے اور سورج اور چاند مجھ کو سجدہ کر رہے ہیں

حضرت یعقوب علیہ السلام سجدہ گئے اور اس کا یہ مطلب معلوم کیا کہ گیارہ تاروں سے مراد حضرت یوسف
علیہ السلام کے بھائی ہیں اور چاند اور سورج ان کے ماں باپ ہیں۔ چونکہ بھائیوں کے رشک و حسد کا
خوف تھا اس لئے منع کر دیا کہ اے یوسف اللہ تعالیٰ تم کو برگزیدہ کرنے والا ہے اس خواب کو اپنے بھائیوں
سے نہ بیان کرنا ورنہ وہ تمہارے خلاف کوشش کریں گے

بھائیوں کی بدسلوکی | لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ اِلٰى اٰخِرِ كَوْعَدِ

حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری حسن میں بھی بے نظیر کیا تھا اور باطنی حسن میں بھی اور اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ شخص آپ کا گرویدہ ہوتا خصوصاً ماں باپ کی محبت کے کیا کہتے ان کی آنکھوں میں ان کا جو کچھ و قار سوتا بجاتا۔ مگر یہ بات بھائیوں کو بپند آسکتی تھی وہ بھی علانی اہبانی

محبت کا یہ خاتمہ ہے کہ محبوب کے سوا وہ دوسروں سے آنکھ پھیر لینے پر مجب کو مجبور کر دیتی ہے اگر حضرت یعقوب علیہ السلام دوسرے بیٹوں کی طرف کم متوجہ تھے تو اس میں ان کا کچھ قصور نہ تھا اور یہ آئین محبت کے عین مطابق تھا۔ مگر بیٹوں نے ایسی تدبیر سوچی کہ ان کے محبوب ہی کو ان سے جدا کر دیا جائے تاکہ ان کے لئے جگہ خالی ہو جائے اور باپ کے دل میں بجائے یوسف کے ان کی محبت سما جائے حالانکہ اصل سوزیادہ سحر میں محبت بڑھ چاہا کرتی ہے اور ایسا ہی ہوا بھی

ہونے والی بات شاید یوسف علیہ السلام نے خود ہی اپنا خواب اپنے بھائیوں سے کہہ دیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے پیغمبری کی آنکھ سے جو کچھ دیکھ لیا تھا وہی بنا پر حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب کے بیان کرنے سے منع کیا تھا وہ بات پوری نہ ہوئی اور بھائیوں نے آخر کار دشمنی پر کمر باندھ لی مشورہ یہ طے پایا کہ کسی کنوئیں میں ال دینا چاہئے تاکہ قافلے والے غلام بنا کر کسی دور دراز مقام پر بیچ دالیں۔ اس کے لئے ایک حیلہ تراشا اور باپ سے کہا کہ جنگل کی سیر کو جاتے ہیں یوسف کو بھی ہمارے ساتھ جانے دیجئے پہلے تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے انکار کیا اور کہا کہ یوسف کا تمہارے ساتھ جانا مناسب نہیں وہ چھوٹا ہے ممکن ہے کہ غم سیر و شکار میں مشغول ہو اور یوسف کو کوئی بھیڑ یا کر کھا جائے۔ بات کا یہ بھی ایک پہلو تھا ورنہ سارا خدشہ تو ان ہی بھیڑیوں سے تھا جو بھائی کی شکل میں نمودار ہوئے تھے

بیٹوں نے کہا اے باپ ہمارے لئے یہ بڑے شرم کی بات ہوگی کہ ہماری موجودگی میں ہمارے بھائی کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم باپ فوت و توانائی منہ دیکھتے رہ جائیں۔

بہر حال حضرت یعقوب علیہ السلام مثبت انداز سے مجبور تھے اور مکت ہے کہ بھائیوں نے پھر

حضرت یوسفؑ ہی سے یہ کام لیا ہو کہ باپ سے اصرار کر کے ہمارے ساتھ چلنے کی اجازت حاصل کر لیں چنانچہ باپ نے بیٹوں کا کہنا مان لیا اور اپنے تخت جگر کو خود ہی اپنے سے جدا ہونے کی اجازت دیدی۔

بھائیوں نے حنظل میں بیجا کر پہلے تو حضرت یوسف علیہ السلام کا کپڑا اتار لیا پھر معلوم نہیں اور کیا کیا بد سلوکیاں کیں اور اخیر میں ایک گہرے کنویں کے اندر ڈال دیا اور گرتے پڑی جانور کا خون ڈال کر روتے ہوئے باپ کے پاس آئے اور بولے کہ اے باپ ہم تحصیل میں مشغول تھے کہ یوسف کو بھڑیا آ کر کہا گیا۔ باپ نے حنظل سے سنا ہو گا اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے بیٹوں سے بولے کہ یہ تمہارے دل کی بنائی ہوئی بات ہے کیونکہ ممکن ہے کہ یوسف کو تو بھڑیا کھا جائے لیکن ان کے کپڑے کو کچھ نقصان نہ پہنچے۔ خیر ہم صبر کرتے ہیں صبر کامل بہت میٹھا ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر اس اثنا میں کیا لڑی اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور معلوم نہیں کتنا وقت گزرنے پر یہاں ایک قافلہ وارد ہوا اور پانی نکالنے کے لئے آدمی نے کنویں میں ڈول ڈالا تو اس میں حضرت یوسف علیہ السلام بٹھیکر یا نہر نکل آئے۔ قافلہ والوں کو مفت کا مال ہاتھ آیا اور ابھی یہ ہی خوشی میں تھے کہ بھائی بھی پہنچے اور اپنا بھاجا ہوا غلام تبا کر چند کھوٹے سلکوں پر اپنے بھائی یوسف حبشی نہیں کو بیچ ڈالا۔ اس سے ان کا یہ مطلب تھا کہ یوسف علیہ السلام ذلیل ہوں اور ایسی جگہ پہنچ جائیں جہاں سے پھر باپ کے پاس کبھی آہی نہ سکیں

حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں
 اَوْ قَالَ الَّذِينَ اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرٍ لَا يَرَاءُكَ الْآخِرُ
 قافلہ والے مصر میں پہنچے اور حضرت یوسف

علیہ السلام کو بطور غلام کے بیچ ڈالا حین کو مملکت مصر کے وزیر عظیم غزیز مصر نے خرید لیا اور اپنی بیوی کے پاس

لیجا کر کہا کہ ہم اس کو اپنا لڑکا بنائیں گے اس لئے اس کو اسی عزت اور شان کے ساتھ رکھنا چاہئے
حضرت یوسف علیہ السلام جب سن بلوغ کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عنایت کی اور
اب ان کا حسن و جمال بھی شباب پر تھا اور ضرورت تھا کہ اس وقت بھی آزمائش کی کسوٹی پر کسے
جائیں۔ چنانچہ عزیز مصر کی بی بی جو خود بھی بہت حسین و جمیل تھی ان پر عاشق ہوئی ایک دن اپنے
کمرے میں بند کر کے ناجائز کام پر آمادہ کرنا چاہا! آپ نے کہا! معاذ اللہ ایسا نہیں ہو سکتا،
میرے مالک نے تجھ پر نواز شیریں کیا اور میں اس کی امانت میں خیانت کروں یہ صریح نا انصافی
ہے اور سارا ایمان ہے کہ نا انصافوں کو فلاح نہیں ہوتی۔ آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ بیچھا
چھڑا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور عزیز مصر کی بیوی زلیخا بھی ان کے پیچھے دوڑی اور دامن پکڑ لیا دامن ٹھٹھٹ
گیا اور حضرت یوسف علیہ السلام دو واڑے سے باہر نکل گئے

عزیز مصر بھی اتفاق سے اسی وقت دروازہ پر پہنچا اور یوسف علیہ السلام کو پریشان دیکھ کر سبب پوچھا تو گھر میں
آیا۔ حضرت یوسف نے تو اتنا مروت و وقار کا اظہار نہیں کیا تھا مگر چور کی دانتی میں نہکا زلیخا نے سمجھ لیا کہ اسے بری بات ضرور
کہہ دی گی لہذا الٹے الزام دینے لگی کہ یوسف نے میرے ساتھ برا ارادہ کیا تھا اس کو قید کی سزا ہونی چاہی
اب حضرت یوسف علیہ السلام کا خاموش رہنا گناہ تھا اس لئے آپ نے سچ سچ بات کہہ دی۔
عزیز مصر نے کہا! تمہارے قول کی تصدیق کیونکر ہو، اس الزام سے بری ہونے کے لئے تم کو
گواہ پیش کرنا چاہیے، اس پر اسی خاندان کے ایک شخص نے کہا کہ اگر یوسف کا کرتا اگے کی طرف سے
پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور اگر پیچھے سے چاک ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے۔
عزیز مصر نے دیکھا کہ کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو اس کو یقین ہو گیا کہ یہ ساری شرارت زلیخا
کی ہے اس لئے حضرت یوسف سے تو کہا کہ اے یوسف جانے دو معاف کرو، اس بات کو کسی سے نہ کہنا
اور پھر زلیخا کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ بیشک تو ہی گنہگار ہے اپنی حرکت سے توبہ کر۔

حسن یوز اور زمان مصر | وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ إِلَى آخِرِ كَوْعِهِ
 جس طرح مشک کی خوشبو اڑتی ہے اسی طرح عشق کی خبر بھی

پہنچتی ہے، زلیخا کے عشق کا چرچا بھی ہر جگہ ہونے لگا، شہر کی کچھ معزز عورتوں نے خصوصیت کے ساتھ زلیخا کو اس بات کا طعنہ دیا کہ اپنے غلام سے محبت کرتی ہے۔

زلیخا نے ایک ن ان عورتوں کی دعوت کی اور پھلوں کے ساتھ ایک ایک چھری بھی رکھ دی اور عین وقت پر حضرت یوسفؑ کو کمرے سے برآمد کیا، عورتوں نے ان کی خوبصورتی کو دیکھا تو آپس میں نہ رہیں ہوش جاتے رہے اور نتیجہ یہ ہوا کہ پھلوں کے بدلے اپنے اپنے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا اور بول اٹھیں اللہ کی قسم یہ تو آدمی نہیں کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔ اس پر زلیخا نے کہا کہ یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم ہم کو ملامت کرتی تھیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ میں نے خواہش تو ضرور کی تھی مگر اس نے توجہ نہ کی اور اگر یہ اپنی ضد پر قائم رہا تو میں اس کو ضرور قید کرادوں گی، زمان مصر نے بھی دورے ڈالے لیکن آخر میں زلیخا کی رائے سے اتفاق کیا کہ قید خانہ ہی اس کا علاج ہے جب وہاں کی مصیبتیں دیکھے گا تو آپ ہی راہ پر آجائے گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے کو اس مصیبت میں گہرا ہود دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور دعا کی کہ اے اللہ یہ عورتیں مجھ کو جس طرف بلا رہی ہیں اس پر میں قید خانے کو ترجیح دیتا ہوں دعا بے بوفی قبول ہوئی اور عزیر مصر نے مصلحت اسی میں سمجھی کہ یوسفؑ کو قید کر دیا جائے

قید یوسفی | وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيْنِ إِلَى آخِرِ كَوْعِهِ
 حضرت یوسف علیہ السلام قید کر دیئے گئے۔ عبادت کے بعد حق کی تعلیم و تبلیغ میں گزرنے لگی۔ ان کے ساتھ دو قیدی اور بھی داخل ہوئے تھے جو شاہی ملزم تھے اور

بادشاہ کی جان لینے کی سازش میں گرفتار ہوئے تھے۔ ایک روز ان دو توں نے کہا کہ اے یوسف میں نے خواب دیکھا ہے کہ شاہی ہام میں ناگور کا شیر خور رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میرا خواب یہ ہے کہ میں اپنے سر پر رولی کا ٹوکرا اٹھا کر ہوا ہوں اور پرندے اس کو کھا رہے ہیں۔

شاید اسلئے کہ اس ایک کے خواب کی تعبیر ابھی نہیں تھی حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک دوسرا ذکر چھڑو دیا کہ کہو تو ہم اس بات کی پیش گوئی کریں کہ آج جو جیل کا کھانا تھا اُسے لے آئیں گے وہ کیا ہے؟ کیا ہے اور اس کا کیا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اسی بات پر تو کا اور چادو گز ہی تیار تھے اس پر آپ نے پہلے نسرٹ دیت پرستی کی برائی بیان کی اور توحید پرستی کی تعلیم دی پھر پیغمبرانہ نصیحت کی اور اس کے بعد فرمایا:

اے قیدیو! اپنے خواب کی تعبیر سنو! ایک جو آبدار رہے وہ تورہا ہو جائے گا اور پھر شاہی خدمت پر مامور ہوگا۔ لیکن دوسرا دار پر کھینچا جائے گا اور پرندے اس کے سر کا ہتھکاٹیں گے، پھر آبدار رہے کہا کہ توجب رہا ہو کر بادشاہ کے حضور میں پہنچنا تو میرے اس بے قصور قید ہونے کا ذکر بھی کرنا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو کب منظور تھا کہ اس کا خاص بندہ دوسرے کا اتنا سہارا بھی ڈھونڈے۔ اس لئے آبدار بادشاہ ہی آپ کا ذکرنا بھول گیا اور آپ کبھی برس تک قید ہی میں رہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ

بَقَرَاتٍ إِلَىٰ آخَرَ كَوْعَةٍ

مصر کے بادشاہ ریان نے بھی ایک عجیب و

غریب اور خوفناک خواب دیکھا جس کی

بادشاہ مصر کا خواب اور

حضرت یوسف علیہ السلام کی رہائی

اپنے لوگوں سے تعبیر چاہتی مگر سب عاجز رہے۔ اب ابدار کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آئے
 اس نے بادشاہ سے ذکر کیا اور اس کی اجازت سے بادشاہ کے خواب کی تعبیر دریافت کرنے
 کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قید خانے میں آیا، خواب یہ تھا کہ سات موٹی
 گایوں نے سات دبلی گایوں کو کھالیا اور سات ہری بالیوں نے سات سوکھی بالیوں کو
 پٹ کر خشک کر دیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر بتلائی کہ سات موٹی گایوں سے مراد
 سات پیداوار کے سال ہیں اور سات دبلی گایوں سے قحط سالی کے سات سال مراد ہیں
 اسی طرح سات سبز بالیوں اور خشک بالیوں کا بھی یہی مطلب ہے ساتھ ہی علاج بھی بتا دیا کہ سات
 برس تک مسلسل کھیتی کرو اور اس کے اناج کو بھس سے جدا نہ کرو بالیوں ہی میں رہنے دو
 تاکہ کھیرا اور گھین خراب نہ کرے۔ اور اس مدت میں ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کیا جائے کیونکہ
 اس کے بعد ہی سات برس تک مسلسل خشک سالی رہے گی جس میں جو سمیع کیا ہوا غلہ صرف کیا جائے
 اس کے بعد کال کے سمنے گزر جائیں گے اور خوشحالی کی گھڑی آئیگی۔

حضرت یوسف علیہ السلام

کے سر پر تاج شاہی۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اٰمَنُوْنِي بِہِمۡ اِلٰہِ الْاٰخِرِ کَہۡدِ
 شاہ دیان نے ساقی کی زبانی اپنے خواب کی
 تشفی بخش تعبیر سن کر حضرت یوسف علیہ السلام
 کو اپنے پاس طلب کرنے کے لئے آدمی روانہ

کیا مگر آپ نے قید سے نکلنے سے اس وقت تک کے لئے انکار کر دیا جب تک کہ آپ پر جو الزام
 میں ان سے بریت نہ ہو جائے آپ نے شاہ دیان کے پاس کہلا بھیجا کہ ذرا ان عورتوں
 سے ہمارے متعلق دریافت کرے جنہوں نے اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تھے۔ بادشاہ

ان عورتوں کو طلب کیا اور حالات دریافت کئے تو سب نے ایک زبان ہو کر ان کی پاکی کا اقرار کیا۔ اور عزیز مصر کی بیوی نے بھی صاف صاف کھدیا کہ یوسف سچے ہیں، اور سارا قصور ہمارا ہے۔

بادشاہ مصر نے دوبارہ کھلا ہیجا کہ اے یوسف سب عورتوں نے تمہاری پاکی کا اقرار کر لیا اب تم آ جاؤ اور ان کو ان کے کرتوت کی سزا ملے گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا مقصد اس سے نہ ادا ہونا نہیں تھا بلکہ یہ منظور تھا کہ ایک تو عزیز مصر کو معلوم ہو جائے کہ اُس کے گھر میں رہ کر میں نے بُرا کام نہیں کیا اور اُس کے پیچھے اس کے پرورش کرنے کا حق ادا کیا اور دوسرے یہ کہ ہر شخص یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ برے کام کرنے والوں کی ہدایت نہیں کرتا اور یہ بھی جو میں کہہ رہا ہوں تو اس لئے نہیں کہ خدا بخوشی اس پر مجھاؤ غور ہے، نہیں بلکہ اپنے پروردگار کی شکر گزاری منظور ہے۔

شاہ مصر حضرت یوسف علیہ السلام کے اوصاف سے پوری طرح آگاہ ہو چکا تھا، آپ کی ذات کو اس نے غنیمت جانا اور اپنا مختار کل بنا کر فحط وغیرہ کے سارے انتظامات آپ کے سپرد کر دیئے۔

برادران یوسف

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ كَوْنِهِ

محو کا اثر عالمگیر تھا، اور غلام مصر کے سوا کہیں نہیں ملتا تھا چنانچہ

کنعان سے بھی ایک قافلہ آیا جو برادران یوسف پر مشتمل تھا، یہ لوگ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو یہ بھائیوں کو پہچان گئے مگر وہ ان کو نہ پہچان سکے جب غلام دیکھا تو آدمی پیچھے ایک اونٹ بوجھ کے حباب سے اس پر ان لوگوں نے کہا کہ ہمارا ایک علاتی بھائی بھی گھر پر ہے جس کا اونٹ ہم لے کر آئے تھے کہ اس کے حصہ کا بھی غلام لیجائیں گے حضرت یوسف علیہ السلام

نے کہا کہ اسم آدمی کے حساب غلہ دیتے ہیں اونٹ کے حساب سے نہیں اگر تم کو اپنے بھائی کا حصہ بھی لینا ہے تو اب کے آنا تو اس کو بھی ساتھ لیتے آنا، اور اگر ایسا نہیں کیا تو ہم تم کو جھوٹا بھیس اور سرے سے غلہ ہی نہ دینگے اور خبردار پھر تم ہمارے پاس آنا بھی نہیں۔ اور یہ کہا اور اوپر ان کے تلیتے میں ان کے وہ مال بھی رکھوا دیئے جو غلہ کی قیمت دینے کی غرض سے لائے، برادران یوسف حب وطن پہنچ تو سارا واقعہ باپ سے بیان کیا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی بہت تعریف کی پھر تلیتے کھولے تو اپنی پونجی کو دیکھ کر اور بھی خوش ہوئے، اور باپ سے اسرار کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی اب کے ان کے ساتھ مصر کو جانے کی اجازت دیں ورنہ غلہ نہیں ملے گا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام پہلے تو رضی ہوئے تھے مگر آخر کار اجازت دیدی اور چند نصیحتیں کیں اور حفظ ماتقدم کی تدبیریں بتا کر اللہ پر بھروسہ کر کے روانہ کیا۔

دو بچہ کی ہو بھائیوں کا اسم ملنا | وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ إِلَى آخِرِ كَوْنِهِ

اٹھ گانی دوسری مرتبہ جب حضرت یوسف کے دربار میں آئے تو اور بھی زیادہ ان کی خاطر مدارات کی گئی، ایک خاص دعوت کے موقع پر یہ انتظام کیا گیا کہ ایک ایک میز پر دو دو گئے بھائی بیٹھ جائیں، سب نے ایسا ہی کیا، اخیر میں ایک بنیامین بچ گئے انھوں نے اپنے کو تنہا دیکھا تو اپنے گئے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو یاد کر کے رونے لگے، حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے اس کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کا ایک بھائی یوسف نامی تھا جو اس وقت اس کو یاد آ گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو ہم ان کو اپنے ساتھ لیجا کر کھانا کھلائیں۔ بھائیوں نے کہا کہ آپ کی طرف سے یہ بھی ہماری عزت افزائی ہے۔

الغرض حضرت یوسف علیہ السلام اپنے سگے بھائی بنیامین کو اپنے خاص کمرے میں لے گئے اور اپنے کو ٹا کر دیا پھر تسلی بخشی دے کر کہا کہ تم ہمارے پاس رہو ہم تم کو کسی طرح سے روک لینگے اور بھائیوں کو ابھی کسی بات کی خبر نہ ہونے پائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے چند روز کے بعد غلہ وغیرہ دیکر سب بھائیوں کو شخصیت کیا تو شاہی جام بنیامین کے شلیتے میں ان لوگوں کی آنکھ بجا کر رکھوا دیا اور پھر اسی الزام میں ان کو روک لیا بھائیوں نے رہا کرنے کی بہت کوشش کی مگر آخر کار بے نیل مام کنعان کو لوٹ گئے۔

فَلَمَّا امْتَنَّ إِلَيْسُوا مِنْهُ إِلَى آخِرِ رَكْعَةٍ

بدی کا بدلہ نیکی

حضرت یعقوب علیہ السلام کو جب اس نئے حادثہ کی خبر ملی تو حضرت یوسفؑ کا غم تازہ ہو گیا اور بے اختیار سو کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو یاد کرنے لگے۔ ثابت ہو چکا تھا کہ باوجود حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت کے اللہ تعالیٰ کی محبت کا درجہ بلند اور غالب ہے اور اب وقت نکلا کہ رحمت الہی جوش زن ہو اس لیے اس مرتبہ پہر بیڑوں کو بڑی امیدوں کے ساتھ مصر کی طرف براہِ ران یوسفؑ پھر حضرت یوسفؑ کے پاس حاضر ہوئے اور اپنے باپ کی طرف سے جو کہنا تھا وہ کہا اور بتایا کہ ہم چوتھے ہیں۔ بنیامین بڑے باپ کا سہارا تھے ان کو آپ نے روک لیا ہے اس سے ہمارے باپ اور بھی محزون ہو گئے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے باپ کا پیغام سنا تو غصہ نہ کر سکے اور بے اختیار ی کے عالم میں بھائیوں سے بولے کہ وہ وقت بھی یاد کرو کہ یوسفؑ کے ساتھ تم نے کیا کیا تھا، بھائی پہلے سے بھی کچھ بھانپ سے تھے کہ ہونہ ہو یہ یوسفؑ ہے اب جو ان کی زبان سے اس کلمہ کو سنا تو بے ہمت ہو گئے اور کہا کہ کیا تم یوسفؑ ہو؟ حضرت یوسفؑ نے کہا ہاں! ہم یوسفؑ ہیں اور بنیامین

ہمارا بھائی ہے ہم پر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور وہ واقعی گناہ سے بچنے والوں اور
ایذا دہی پر صبر کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔

بھائیوں نے بھی اعتراف کیا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم کو ہم سب پر فضیلت دی اور
در اہل ہم سب قصور وار ہیں جو چاہے مراد و کریم ابن الکریم ابن الکریم نے سب سے کہہ دیا لا تثریب
علیکم الیوم آج تم پر کوئی الزام نہیں ہم تمہارا قصور معاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی تم
کو معاف فرمائے اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

کچھ دنوں تک بھائیوں کو شاہی مہمان رکھا پھر اہل کنگان اور اہل خاندان کے لئے
بیش قیمت تحائف و بکریاں کی خدمت میں کھلایا سچا کہ آپ سب لوگ کچھ دنوں کے لئے ہمارے
پاس تشریف لے آئیں یہ حال بھی معلوم ہو چکا تھا کہ فراق میں روتے روتے باپ کی آنکھیں جالی
رہی ہیں اس لئے اپنا مقصد بھی دیا اور کہا کہ اس کو والد بزرگوار کے چہرہ مبارک پر ڈالنا اگلی ہوئی
روشنی بھرا جائے گی۔

انجمن قَدْ تَا فَصَلَتْ الْعِبَارُ قَالَ أَبُو هَمْدٍ إِلَى أَحْسَرِ رُكُوعٍ

مصر سے جب کنگان کی طرف قافلہ روانہ ہوا تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو
حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو پہنچ گئی اور جب پیرا بن یوسف یعقوب علیہ السلام کے چہرہ
مبارک پر ڈالا گیا تو آنکھیں روشن ہو گئیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُس تک جو صد مے اٹھا
وہ غریب ہتل میں لکین اس وقت خوشی چل ہوئی اُس کا اندازہ بھی کون کر سکتا ہے بیٹوں
نے بھی اپنی خطا کا اقرار کیا اور کہا کہ اے والد بزرگوار اللہ تعالیٰ سے بھی ہمارے گناہ بخشے
جانے کی دعا فرمائیے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے پورے خاندان کو مصر میں اپنے پاس آنی کی دعوت دی

تھی اس لئے حضرت یعقوب علیہ السلام کو لے کر مصر آئے، اس موقع پر حضرت یوسف علیہ السلام نے انکی رہائش اور استقبال کو جو کچھ شانہ و انتظام نہ کیا سو وہ کم ہے، تخت شاہی پر اپنے باپ اور اپنی خالہ کو جو بنزلہ ماں کے تھیں اور جنہوں نے ان کی پرورش کی تھی اپنے ساتھ بھایا اور سب بھائی سجدہ و تعظیمی سجائے اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنا خواب یاد آگیا اور کہا کہ اے باپ یہ ہمارے خواب کی تعبیر ہے۔

یہ بھی روایت ہے کہ زلیخا نے اسلام قبول کیا، وہ بوڑھی ہو چکی تھیں پھر حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا سے دوبارہ جوان ہوئیں اور حضرت یوسف علیہ السلام سے ان کی شادی ہوئی اور دو لڑکے بھی ہوئے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو عمر کا حصہ بھی بہت ملا تھا، ان سب نخبثوں پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ دنیا اور آخرت میں تو ہمارا کارساز ہو اور اے میرے خدا مجھے اپنی فرمان برداری کی حالت میں دنیا سے اٹھا اور اپنے خاص بندوں میں شامل کر لے۔

خوشنودی محبوب

جب کسی ایک چیز کی محبت کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے تو دوسری چیز کی محبت مغلوب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ محب بھی محبوب ہی کا تابع فرمان بن جاتا ہے اور اب صرف اس بات میں اس کی سرت پنہاں ہوتی ہے کہ کاش اس کا محبوب اس کو کوئی حکم دے اور اس کے سجالانے کا وہ مخزن حاصل کر سکے۔

پس یہ نامکن ہے کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہو اور وہ سلا یا محکوم سراپا عبد بنکر کائنات کی ہر شے کو اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نثار کر دے۔
”تمصلح“